گھوڑے کی اس ہجو کے مطالعے سے مزاح کا وہ نمونہ بھی ہمیں مل جاتا ہے جسے بیانیہ مزاح (Humour of Narrative) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جو کسی واقعہ کو اس کی تمام تر تفاصیل کے ساتھ پیش کر کے ہماری مسکراہٹوں کو بیدار کرتا ہے —

ہجویات کے ضمن میں یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ مرزا سودا فارسی ہجویات سے بے حد متاثر تھے اور تو اور گھوڑے کی ہجو (جو ان کی ہجویات میں امتیازی مقام رکھتی ہے) کا تصور ہی فارسی سے مستعار ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے گھوڑے کی یہ ہجو لکھ کر فارسی ہجو کی پوری طرح تقلید کرنے کی کوشش کی[1]

ا — اس ضمن میں مولانا شبلی نعمانی شعرالعجم حصہ اول میں لکھتے ہیں "سودا نے گھوڑے کی ہجو میں جو قصیدہ لکھا ہے اسی (یعنی انوری) کی ہجو کا تتبع ہے چنانچہ بحر و قافیہ بھی یہی ہے" ص ۲۳۹ شعرالعجم ا
انوری کی اس ہجو کے یہ چند اشعار اس کا ثبوت ہیں :—

بر عادت از وثاق بصحرا بروں شدم
با یک دو آشنا ہم از ابنائے روزگار
اسپے چنان کہ دانی زیر از میانہ زیر
وز کاہلی کہ بود نہ سکسک نہ راہوار
در خفت و خیز ماند ہمہ راہ عید گاہ
من گاہ از و پیادہ و گاہے برو سوار
نہ از غبار خاستہ بیرون شدے بزور
نہ از زمین خستہ برانگیختے غبار
گہ طعنہ ازین کہ رکابش دراز کن
گہ بہذلہ ازان کہ عنانش فرو گذار